Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

DUA · ACTS & SUPPLICATIONS IN SEVEN CHAPTERS

Incident of Abd Al-Rahman bin Sayyabah

عبد الرحمٰن ابن سیابہ کا واقعہ

In fact, this supplicatory prayer comprises highly considerable contents. Its reporter is Abd Rahman ibn Sayyabah who was given a noteworthy advice by Imam Sadiq (a). Let us now refer to this event...

مؤلف کہتے ہیں: یہ دعا بہت ہی قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ عبد الرحمٰن ابن سیابہ وہی شخص ہیں جن کو امام جعفر صادقؑ نے ایک مفید نصیحت فرمائی تھی بہتر ہو گا کہ یہاں بھی اس نصیحت کا ذکر کر دیا جائے اور وہ نصیحت یوں ہے کہ۔۔۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

Abd Rahman ibn Sayyabah: When my father died, one of his friends came to us and knocked the door. When I opened the door, he expressed his sympathy to me and then asked whether my father had left any financial inheritance with us. When I answered in the negative, the man handed me over a bag of one thousand dirhams and advised me to keep them up, use them in commerce, and gain my living from their profits. Rejoicing at this, I hurried to my mother and informed her about what had just happened. Later on, I went to one of my father's friends and asked him to teach me what kind of business I would do with the money. He therefore advised me to trade in a sort of fine cloth. He also purchased a quantity of this cloth and I chose a shop to work in. In fact, Almighty Allah provided me with very much profit in this business. In the season of the hajj pilgrimage, I intended to go on hajj. I therefore informed my mother about this intention of mine and she advised me to give back the amount of money to its owner. When I did, the man became very happy as if I would donate him the money for nothing. Nevertheless, he offered to me more money, but I thanked him and informed that I would go on the hajj pilgrimage. I then left for Makkah and then returned to Madinah. With a group of people, I intended to visit Imam Sadiq (a) who used to permit all people to visit him at that time. Within the group that visited the Imam (a), I sat in the last row, since I was young. People began to ask the Imam (a), he would answer them all, and they would then leave. When a few people only remained, the Imam (a) pointed to me to come close to him. "Do you need anything?" asked the Imam (a). "May Allah accept me as ransom for you! I am Abd Rahman the son of Sayyabah," answered I. The Imam (a) asked about my father and I told him that he had died. Expressing sympathy to me, the Imam (a) asked, "Did he leave any financial inheritance with you?" "No, he did not," answered I. "How could you then afford this journey of hajj pilgrimage?" asked the Imam (a). I then told him about the story of these dirhams. Interrupting me, the Imam (a) asked, "What have you done with these dirhams before you came on hajj pilgrimage?" I answered that I had given back the amount to its owner. "Well done," said the Imam (a), "May I advise you of something?" "Yes, you may," answered I. He thus said, "If you adhere to telling the truth and fulfilling your trusts, you will have a binding share in the properties of all people."

عبد الرحمٰن کا بیان ہے: میرے والد جناب سیابہ فوت ہو گئے تو ان کے دوستوں میں سے ایک میرے پاس آیا، اس نے دروازے پر دستک دی تو میں باہر نکلا، اس شخص نے میرے والد کی وفات پر تعزیت پیش کی، پھر پوچھا: آیا تمہارے والد نے تمہارے لیے کوئی مال چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، تو اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں ۱۰۰۰ درہم تھے اس کے ساتھ ہی وہ مجھ سے کہنے لگا: اس کا خاص خیال رکھنا اور اس سے اپنا کوئی کاروبار شروع کر لو، میں خوش ہو کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور یہ سارا ماجرا بیان کیا۔ اسی روز شام کے وقت میں اپنے والد کے ایک اور دوست کے یہاں گیا اور ان سے کہا: میرے لیے کسی کاروبار کا بندو بست کریں، چنانچہ انہوں نے میرے لیے ''سابری کپڑے'' خرید کیے اور میں ان کپڑوں کو دکان میں رکھ کر کاروبار کرنے لگا جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت منافع عطا کیا۔ اسی دوران موسمِ حج آگیا میرے دل نے کہا کہ میں حج کو جاؤں، میں اپنی والدہ کے پاس آیا اور انہیں اپنے اس ارادے سے آگاہ کیا تو میری والدہ نے ہدایت کی کہ میں مذکورہ شخص کے ۱۰۰۰ درہم اسے ادا کروں میں ۱۰۰۰ درہم لے کر اس شخص کے پاس گیا تو وہ بہت خوش ہوا گویا کہ میں نے اسے یہ رقم بخشی ہو، اس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ یہ رقم تمہارے لیے کم

Free to read, copy and share

ہو اب اگر تم کہو تو تمہیں اور رقم دے دوں، میں نے کہا: ایسی بات نہیں بلکہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ حج کو جاؤں، لہذا میں آپ کی رقم واپس کرنے آیا ہوں، چنانچہ میں مکہ چلا گیا اور اعمالِ حج بجالانے کے بعد مدینۂ منورہ پہنچا اور چند افراد کی ہمراہی میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس زمانے میں حضرتؑ سے ملاقات کی عام اجازت تھی، لہذا میں لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور میں ان دنوں نوجوان تھا۔ حاضرین نے حضرتؑ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیئے اور سرکار ہر ایک کے سوال کا جواب دیتے رہے، جب لوگوں کی تعداد کم ہو گئی تو حضرتؑ نے مجھے اشارے سے بلایا اور میں آپؑ کے نزدیک جا کر بیٹھا، آپ نے فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! میں عبد الرحمٰن ابن سیابہ ہوں، امامؑ نے میرے والد کا حال دریافت کیا؟ تو میں نے عرض کیا: حضور وہ تو وفات پا چکے ہیں، اس خبر سے حضرتؑ اتنے غم زدہ ہوئے کہ جیسے آپؑ کو کوئی درد عارض ہو گیا ہو، پھر فرمایا: خدا اس پر رحم کرے! اس کے ساتھ ہی آپؑ نے پوچھا: کیا اس نے تمہارے لیے کوئی مال و ترکہ چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں آپؑ نے فرمایا: پھر حج پر کیسے آئے ہو؟ اس پر میں نے ۱۰۰۰ درہم دینے والے شخص کا ماجرا بیان کرنا شروع کیا، حضرتؑ نے پوچھا: تم حج پر تو آ گئے لیکن اس کے ۱۰۰۰ درہم کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں اسے وہ واپس کر کے یہاں آیا ہوں۔

To explain, the Imam (a) advised this man to keep up telling the truth in all of his words, to avoid telling lies, to fulfill his promises, to give back the debts to their owners in their limited times, to avoid devouring the others' dues wrongfully. If one does all that to people, they will give him whatever he asks. If he does so, he will be as if he has a share in their properties. Back to the event, Abd Rahman added: As I committed myself with this advice of Imam Sadiq (a), I gained so many profits that the religious tax of which was three hundred thousand dirhams one year. According to another tradition, the aforementioned supplicatory prayer is ascribed to Imam Ali ibn Husain Zayn 'Abidin (a). However, it ends up with this sentence...

تو امامؑ نے بہت اچھا کہہ کر مجھے شاباشی دی، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایک نصیحت نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے، تو آپؑ نے فرمایا: یاد رکھو کہ ہمیشہ سچی بات کہو اور امانت ادا کیا کرو، ایسا کرنے سے تم لوگوں کے اموال میں اس طرح شریک رہو گے، اس وقت آپ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر دکھائیں وہ یوں کہ اگر تم سچ کہو گے اور جھوٹ نہیں بولو گے وعدہ خلافی نہیں کرو گے اور اپنے قرض خواہ کے ساتھ ادائیگی کی جو تاریخ مقرر کرو گے اسے اس پر قرض واپس کرو گے اور لوگوں کا مال نہیں کھا جاؤ گے تو پھر تم ان سے جو کچھ بھی مانگو گے وہ تمہیں دے دیا کریں گے، اس طرح تم ان کے اموال میں شریک ہو جاؤ گے اور یہ تمہاری اس دیانت داری اور صداقت کا نتیجہ ہو گا۔ عبد الرحمٰن کہتے ہیں: میں نے امامؑ کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیا یعنی جیسے انہوں نے ارشاد فرمایا تھا میں نے اس پر پوری طرح عمل کیا اس کے نتیجے میں مجھے اتنا مال حاصل ہوا کہ میں نے اس میں سے ۳ لاکھ درہم زکوٰۃ میں دے دیے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ امام سجادؑ کی دعا ہے اور اس کے آخر میں۔۔۔

Free to read, copy and share

آمِيْنْ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

AAMEEN RABBA AL-'AALAMEEN.

(Please) respond, O Lord of the worlds.

ایسا ہی ہو اے جہانوں کے پروردگار۔

Printed from https://fzic.org/library/dua/incident-of-abd-al-rahman-bin-sayyabah-4224 — the devotional library of the Fatima Zahra Imamia Centre, 80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305. Free to read, copy and share.